430/09/10/17

Scholar Name:Suhaila Mahboob

Supervisor Name:Prof. Khalid Mahmood

Department:Urdu

Title of Thesis:Yusuf Nazim Ki Mizah Nigari Ka Tahqidi wa Tanqidi Jaiza

Key Word:Yusuf Nazim,Mizah nigari,khaka nigari,safarnama,

Abstract

اردوادب میں مزاح کا آغاز اردو زبان کی ابتدا کے ساتھ ہی ہو گیا تھا۔اردوادب کی روایت کے مطابق مزاح نگاری کا آغاز پہلے شاعری میں اور پھر نثر میں ہوا۔مزاح نگاری کی تاریخ میں کئی ایسے مزاح نگاروں کے نام سرفہرست نظر آتے ہیں جنھوں نے مزاحیہ ادب کی تخلیق اور ترقی میں نمایاں حصہ لیا۔اسی فہرست میں ایک نام ممتاز مزاح نگار یوسف ناظم کا بھی ہونا چاہیئے جنھوں نے تقریباً نصف صدی تک اپنی مزاحیہ تحریروں سے لوگوں کو ہنسایا اور ادب کی گراں قدر خدمات انجام دیں۔زیر بحث مقالے کا مقصد یوسف ناظم کی مزاحیہ تحریروں کا تنقیدی جائزہ لینا ہے۔کیا ان کی تحریروں میں شگفتگی ،شائستگی اور شوخی نمایاں ہوتی ہے؟ یا ان کی تحریروں میں مزاح کے ساتھ طنز بھی شامل ہے؟ کیا وہ کبھی کوئی غیر مہذب یا غیر معیاری جملہ اپنی تحریروں میں استعمال کرتے ہیں اور انھوں نے کس کس موضوع پر اپنے مضامین لکھے ہیں ان ہی سارے سوالات کے جوابات میں نے کر کے اپنے مقالے میں تحریر کرنے کی کوشش کی ہے۔جس کے تحت اس مقالے کو چار ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے:(۱)اردوادب میں مزاح نگاری کی روایت (۲)یوسف ناظم:سوانح حیات (۳)یوسف ناظم اور ہمعصر مزاح نگار (۴)یوسف ناظم کی مزاح نگاری

اس مقالہ کا پہلا باب ''اردوادب میں مزاح نگاری کی روایت'' ہے۔اس باب میں مزاح نگاری کی اہمیت اور ہئیت پر بحث کی گئی ہے اور مزاح نگاری کی روایت اور ترقی کا مختصر خاکہ پیش کیا گیا ہے۔

باب دوم میں یوسف ناظم کی سوانح حیات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ یوسف ناظم کی سن ولادت ،تعلیم ،ازدواجی و معاشی حالات ،علمی وادبی کارنامے نیز ان کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو کی گئی ہے۔اس کے ساتھ ہی ان کی ادبی سر

گرمیاں اور انھیں ملنے والے اعزازات وانعامات کا بھی مختصراً ذکر کیا گیا ہے۔اس ضمن میں ان کی نیم خودنوشت بہت مددگار ثابت ہوئی۔جو رسالہ شگوفہ یوسف ناظم نمبر۲۰۰۴ء میں شائع ہوئی ہے۔اس کے علاوہ یوسف ناظم کے ایک ٹی۔وی انٹرویو کے ذریعے بھی ان کی زندگی کے کچھ پہلو آشکار ہوتے ہیں اور اس طرح یہ باب اختتام کو پہنچا۔

مقالہ کا تیسرا باب ''یوسف ناظم اور ان کے ہمعصروں'' کے تعلق سے ہے جس میں ان کے ہمعصروں کی شخصیات اور فنی خصوصیات کے بارے میں بات کی گئی ہے۔ان میں کرشن چندر، فکر تونسوی، مشتاق احمد یوسفی، شفیق الرحمٰن، کرنل محمد خاں، مسیح انجم، نریندر لوتھر، مجتبیٰ حسین وغیرہ شامل ہیں۔کیونکہ یوسف ناظم کا ادبی سفر کافی طویل ہے اس لئے ان کے ہمعصروں کی فہرست بھی طویل ہے۔

باب چہارم ''یوسف ناظم کی مزاح نگاری'' کے عنوان سے ہے۔یہ باب چھ ذیلی ابواب پر مشتمل ہے جن میں (الف) مزاحیہ مضامین نگاری (ب) خاکہ نگاری (ت) سفر نامہ (ث) ادب اطفال (ح) تبصرہ نگاری (خ) کالم نگاری پر بحث کی گئی ہے۔اس میں یوسف ناظم کی تصانیف کا تنقیدی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

یوسف ناظم نے مضمون نگاری، خاکہ نگاری، کالم نگاری، تبصرہ نگاری، سفر نامہ اور ادب اطفال میں مزاحیہ اسلوب اختیار کیا ہے۔یوسف ناظم کو زبان و بیان پر بڑی قدرت حاصل ہے۔وہ لفظوں کے اچھے پارکھ ہیں اور زبان کی لطافتوں اور نزاکتوں کا گہرا شعور رکھتے ہیں۔وہ اپنی بات چھوٹے چھوٹے جملوں اور فقروں میں بڑی خوبصورتی سے بیان کرتے ہیں۔وہ سلیقہ سے تراشے ہوئے چند جملوں میں ہی اپنی بات مکمل کر لیتے ہیں۔یوسف ناظم کے مجموعوں میں زندگی اور ادب کا تقریباً ہر رنگ و روپ نظر آتا ہے۔انھوں نے ادبی، سماجی، سیاسی، مذہبی، نفسیاتی اور موجودہ عصری مسائل کو اپنے مضامین کا موضوع بنایا ہے۔یوسف ناظم نے اردو ادب پر سب سے زیادہ مضامین لکھے ہیں۔ادب کے بعد انھوں نے سماج اور افراد کی روزمرہ کی زندگی میں پیش آنے والے مسائل کو اپنے مزاح کا نشانہ بنایا ہے۔ان کے مزاح کا مقصد سماج اور افراد کی اصلاح کرنا تھا۔انھوں نے اپنی تحریروں میں تقریباً تمام مزاحیہ حربوں کا بہترین استعمال کیا ہے۔یوسف ناظم نے مزاح میں تہذیب اور شائستگی کا ہمیشہ خیال رکھا۔انھوں نے اردو کے مزاحیہ ادب کے دامن کو اپنی گراں قدر تحریروں کے ذریعہ مالا مال کیا۔اس لئے اردو ادب کے مزاح نگاروں میں یوسف ناظم کا نام نہایت ہی ادب و احترام سے لیا جاتا ہے۔

☆☆